

<https://novelskidunya.com/>



ام الکتاب

فدیجہ نور

"دل اور اعمال میں تضاد کی معافی نہیں ملتی ہے۔"



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ---

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَحِبَّابُ-----"

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ----"

ناولز کی دنیا "ویب سائٹ / گروپ / پیج" دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خداداد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپکی تحریر پوسٹ ہو جائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

(user name [@zoyatalib77](#))

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے

["novels ki duniya"](#)

اور

["website"](#)

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں ---

شکریہ-----

ام الکتاب

از قلم: خدیجہ نور

قسط نمبر 1:

"باب اول:- سراب"

دور دور تک چٹیل میدان پھیلا ہوا تھا۔ دھوپ کی تمازت جھلسا دینے کو کافی تھی۔ ننگے پیر تپتی ریت پر وہ چلتی جا رہی تھی۔ ج بھی اس کی سماعتوں سے کسی کی آواز ٹکرائی۔ وہ کیا کہہ رہا تھا یہ سمجھنے سے قاصر تھی۔ پھر رخ پکار کی جانب موڑ لیا۔ قدم خود بخود اس جانب بڑھتے چلے گئے۔ مگر کیا ہوا پھر۔۔۔ اک گہرا تکلیف دے احساس رگ و پے سرائیت کر گیا۔ جب نگاہیں جھکیں اور پیروں تک گئیں تو ان میں کانٹے چبھے ہوئے تھے اور ان میں سے خون رس رہا تھا۔ تکلیف دھیرے دھیرے بڑھتی جا رہی تھی۔ جلد کا رنگ سرخ سے نیلے کی جانب بڑھ رہا تھا۔ بے اختیار ابکائی آئی اور وہ اٹھ بیٹھی۔ اس کا پورا جسم پسینے میں شرابور تھا۔ وہ لمبے لمبے سانس لیتی خود کو کمپوز کرنے کی سعی کر رہی تھی۔ ارد گرد نگاہ

دوڑائی تو خود کو اپنے نرم گرم بستر پر موجود پایا۔ یہ خواب پہلے تو کبھی کبھار آتا تھا۔۔۔ مگر اب اک تسلسل سے روزانہ رات کو اس کو تنگ کرتا تھا۔ اس کے آنکھیں شب بیداری کے باعث سو جھی ہوئی تھیں جن کے نیچے سیاہ ہلکے پڑے ہوئے تھے۔ بال چہرے کے اطراف میں گرے پڑے تھے۔ اور وہ اب اٹھ کر کھڑکی کے پاس کھڑی ہو کر باہر کا منظر دیکھ رہی تھی۔

"ہانیہ!۔۔۔ میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں!۔۔۔ جلد یا بدیر تمہیں میرے پاس ہی آنا ہے"۔۔۔ اک سرگوشی نما آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی جس پر اس نے بنا ڈرے اپنے اطراف میں دیکھا۔ ان چیزوں کی اب عادت ہو چلی تھی اس کو۔ سر جھٹک کر وہ اپنے بستر پر ایک۔ بار پھر سے دراز ہو گئی تھی۔ نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

مارگلہ کی پہاڑیاں نومبر کے آغاز میں سفید برف سے ڈھکی ہوئی دیکھائی دے رہی تھیں۔ موسم سرما کی آمد کا پتا دیتی ٹھنڈی ہوائیں اس کے سنہری حجاب سے شرارتیں کر رہی تھیں۔ جس کو وہ ہاتھ کی مدد سے بار بار درست کر رہی تھی۔

"اف!۔۔۔ اس مرتبہ تو لگتا ہے کافی شدید ٹھنڈ پڑے گی"۔۔۔ خنساء سرخ ہوتی ناک کے ساتھ دونوں ہاتھ آپس میں رگڑتی ہوئی بڑبڑائی۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے تک تو کہہ رہی تھی کہ اتنی بھی ٹھنڈ نہیں ہے"۔۔۔ ساتھ چلتی ہاجرہ نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں کھول کر اوپر کو کر کے کہا جس پر خنساء ہنس پڑی۔

"یار!۔۔۔ تم جانتی تو ہو کہاں میری نازک مزاجی اور کہاں یہ بے رحم سردیاں"۔۔۔۔ خنساء بھی اسی کے انداز میں ہاتھ اوپر کو کرتی بولی۔

"چلو کوئی بات نہیں کوچنگ کا بھی آج لاسٹ ڈے تھا!۔۔ اب آرام سے سردیاں گھر میں گزاریں گے"۔۔۔ ہاجرہ خوش ہوتی ہوئی بولی۔ جبکہ خنساء روش پر موجود پڑے پتھروں پر بیٹھ گئی۔

"اب کیا ہوا؟۔۔۔ اس طرح سے کیوں رک گئی ہو"۔۔۔ ہاجرہ اس کے اس طرح بیٹھنے پر حیران ہوئی۔

"تھک گئی تھی یار!۔۔۔ ویسے بھی اسلام آباد میں چھ ماہ گزارے ہیں ہم نے اور ابھی تک کہیں گھومے ہی نہیں ہیں ہم لوگ!۔۔۔ اب ان پہاڑیوں کو دیکھ لو کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں برف سے ڈھکی ہوئیں"۔۔۔ خنساء محو انداز میں بولی۔ ابھی ہاجرہ کچھ بولتی اس سے پہلے ہی بارش کی ننھی بوندیں برسنا شروع ہو گئیں۔

"خنساء میڈم جلدی گھر چلو اس سے پہلے کے بارش تیز ہو!۔۔۔ امی بھی پریشان ہو رہی ہوں گی"۔۔۔۔ ہاجرہ اس کو ہاتھ سے پکڑ کر اٹھاتی ہوئی بولی جس پر خنساء نے بدمزہ ہو کر اس کی جانب دیکھا۔

"میں تو ابھی کہیں نہیں جا رہی!۔۔۔ دیکھو تو موسم کتنا حسین ہو رہا ہے"۔۔۔ خنساء آسمان پر بسیرا کئے ہوئے بادلوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔ جو ٹپ ٹپ پانی برسا رہے تھے۔

"میں امی سے تمہاری شکایت کروں گی!۔۔۔ کہ تم بڑی بہن کی بات نہیں مانتی ہو"۔۔۔۔ ہاجرہ منہ پھلائے بولی۔

"صرف تین سال بڑی ہو!۔۔۔ کوئی تیس سال نہیں"۔۔۔ خنساء ہاتھ کی تین انگلیاں دکھاتی ہوئی بولی جس پر ہاجرہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"اچھا چلو اٹھ جاو اب!۔۔۔ بارش تیز ہو جائے گی تو پھر گھر جانا مشکل ہو جائے گا"۔۔۔۔ ہاجرہ کی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی تھی۔

"اف اوہ!۔۔۔ ایک تو تم میں اسٹھیک سینس نام کی کوئی چیز نہیں ہے"۔۔۔۔ خنساء چڑتی ہوئی کہہ کر تیز تیز قدم اٹھانے لگی جس پر ہاجرہ نے بھی اس کے ساتھ چلنا شروع کر دیا۔

"اسٹھیک سینس مجھے چاہیے بھی نہیں ہے!۔۔۔ تمہیں مبارک ہو تمہاری اسٹھیک سینس"

۔۔۔۔ ہاجرہ لاپرواہ انداز میں بولی۔

کچھ ہی دیر میں وہ ڈیفنس ایریا میں داخل ہو چکی تھیں۔ چند قدم چلنے کے بعد وہ گھر پہنچ گئی تھیں۔

گارڈ کو اشارہ کرتے وہ دونوں گیٹ کھلنے کا انتظار کرنے لگیں۔ چند سیکنڈز بعد ہی لوہے کا سلاخ دار آہنی گیٹ کھل چکا تھا۔

"ویسے اچھی بھلی گاڑی موجود ہے خنساء!۔۔۔ مگر تمہیں پیدل چلنے کا شوق پڑا ہوتا ہے"۔۔۔۔ ہاجرہ اب گیٹ کھلنے پر اندر کی جانب بڑھ گئی جبکہ اس کے پیچھے پیچھے خنساء بھی ہو لی۔

جدید سہولیات سے مزین یہ گھر ان چار مکینوں کی ملکیت تھا جو اس میں بستے ہیں۔ گھر کے وسط میں بنے لاؤنج میں اس وقت چائے کا اہتمام اپنے عروج پر تھا جیسی انجان آوازیں سن کر خنساء اور ہاجرہ دونوں لاؤنج میں آگئیں۔

"ہاجرہ میری بچی یہاں آکر بیٹھو ہمارے پاس!۔۔۔ کافی مصروف ہو گئی ہو لگتا ہے آج کل"۔۔۔ نفیسہ جو کہ خنساء و ہاجرہ کی خالہ ہونے کے ساتھ ساتھ ہاجرہ کی ہونے والی ساس بھی تھیں پیار سے بولیں۔ جبکہ ہاجرہ مسکراتی ہوئی بیٹھ گئی۔ اگلے ہی لمحے اسماعیل کو اپنے سامنے بیٹھا دیکھ کر ہاجرہ نے نظریں جھکا لیں گو کہ ان کے نکاح کو ایک سال ہو چکا تھا مگر ہاجرہ اس کے سامنے آنے پر یونہی شرما جاتی تھی اور اس وقت بھی اس کی حالت کچھ ایسی ہی تھی۔

"ہاں جی ہاجرہ ہی سب کی لاڈلی ہے!۔۔۔ خنساء تو کسی کو یاد بھی نہیں ہے"۔۔۔ خنساء برا سا منہ بنا کر لاؤنج میں موجود سب کو دیکھ کر بولی۔

"خنساء اپنے بابا کی لاڈلی بیٹی ہے!۔۔۔ اور ہاجرہ اپنی خالہ کی"۔۔۔ اسحاق صاحب کی محبت بھری آواز عقب سے ابھری! جس پر ان دونوں نے مڑ کر دیکھا تو وہ کھڑے مسکرا رہے تھے۔

"بابا!۔۔۔ آپ کب آئے"۔۔۔ خنساء دوڑ کر اسحاق سے لپٹ کر بولی۔

"میں آج تھوڑی دیر پہلے ہی آیا ہوں!۔۔۔ میری گڑیا تم کتنی بڑی ہو گئی ہو"۔۔۔ اسحاق خنساء کے سر پر پیار کرتا ہوا بولا۔ جبکہ اب ہاجرہ بھی اٹھ کر باپ کے گلے لگ چکی تھی۔

"بابا آپ نے آنا تھا تو بتا دیتے ہم دونوں آج کوچنگ جاتے ہی نا"۔۔۔ خنساء اسی طرح کھڑی کھڑی بولی۔ جبکہ ہاجرہ نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔

"اگر بتا دیتا تو پھر تم لوگوں کو سر پرانز کیسے دیتا میں"۔۔۔ اسحاق ان دونوں کو خود میں بھینچتے ہوئے بولے۔ اولاد کی جدائی انسان کو بے صبر بنا دیتی ہے جبھی وہ اس قدر پر جوش تھے واپس آنے کو۔

"اب اپنے بابا کو بیٹھنے کا بھی موقع دو گی تم دونوں کہ بس یو نہی کھڑے رہو گی"۔۔۔۔۔ ثمنہ کی آواز پر وہ دونوں مسکراتی ہوئیں اسحاق کے ساتھ ہی بائیں اور دائیں جانب صوفے پر آکر بیٹھ گئیں۔ "تو بھی صاحب آپ اب کی بار کتنے عرصے کے لئے آئیں ہیں آپ دوہی سے"۔۔۔ نفیسہ نے اب کی بار سوال کیا۔

"اب کی بار میں چھ ماہ کے لئے آیا ہوں!۔۔۔ لمبی چھٹی لی ہے کمپنی والوں سے میں نے"۔۔۔ اسحاق کی بات سن کر ہاجرہ اور خنساء دونوں خوش ہو گئیں۔

"بابا پھر تو بہت مزہ آئے گا نا!۔۔۔ آپ کے ساتھ ہم لوگ ڈھیر سارا وقت گزاریں گے"۔۔۔ خنساء چہکتی ہوئی آواز میں بولی۔

"ہاں میرا بیٹا!۔۔۔ اور تمہاری ہاجرہ آپ کی شادی بھی کریں گے وہ بھی دھوم دھام سے"۔۔۔ اسحاق اپنے ارادے بیان کرتا ہوا بولا جس پر ہاجرہ تو خاموش رہی مگر خنساء مزید پر جوش ہو گئی۔

"سچی بابا!۔۔۔ پھر تو بہت مزہ آنے والا ہے۔۔۔ آپ کی شادی کی ساری تیاریاں میں خود کروں گی"۔۔۔ اس بات پر وہاں موجود سبھی لوگ ہنس دیے جبکہ ہاجرہ جھینپ گئی۔

"بھائی صاحب میں بھی اسی مقصد کے لئے آئی تھی آج اور آپ نے میرے منہ کی بات چھین لی۔۔۔۔۔ اب کی بار نفیسہ بولیں تو اسحاق صاحب مسکرا دیے۔

"بھئی آپ کی امانت ہے!۔۔۔۔۔ جب چاہیں لے کر جاسکتے ہیں۔"

اور یونہی ایک خوشگوار شام کا اختتام ہوا۔

نیویارک سٹی میں موجود اس دو کمروں کے فرنشڈ اپارٹمنٹ میں داخل ہونے پر معلوم پڑتا تھا دو لوگ آپس میں لڑ جھگڑ رہے ہیں۔

"ہانیہ تم میرے ساتھ واپس پاکستان کیوں نہیں جانا چاہتی ہو۔۔۔۔۔ رحمن جھنجھلاہٹ سے گویا ہوا۔ جبکہ دوسری جانب ہانیہ نے ناک بھوں چڑھانے پر اکتفا کیا۔

"میں نا تمہارے ساتھ پاکستان جانا چاہتی ہوں! اور نا ہی اس بچے کو دنیا میں لانا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ درشتی سے کہتے ہوئے ہانیہ نے اپنی سیاہ نگاہیں رحمن پر ٹکا دی تھیں۔ ایک وقت تھا جب رحمن ان آنکھوں کا اسیر ہوا کرتا تھا مگر آج ان سیاہ آنکھوں سے عجیب سی وحشت ٹپک رہی تھی جو وہ محسوس کر رہا تھا۔

"ہانیہ!۔۔۔۔۔ تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو۔۔۔۔۔ تم ابھی غصے میں ہو ٹھنڈی ہو جاو!۔۔۔۔۔ یہ بچہ کوئی مذاق نہیں ہے ایک جیتا جاگتا انسان ہے۔۔۔۔۔ رحمن حد درجہ آواز دھیمی رکھتا ہوا بولا۔

"آہہ!۔۔۔ ابھی بھی تمہیں اپنے بچے کی فکر ہے میری نہیں۔۔۔۔ میری صحت کا خیال بھی صرف اس بچے کی وجہ سے رکھنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ طنزیہ وار تھا جو مقابل کے دل کے پار ہوا۔

"مجھے اگر تم سے محبت نا ہوتی تو میں کبھی بھی تم سے شادی نا کرتا!۔۔۔ اس بچے سے پہلے تم میری بیوی ہو مگر تمہیں میں کیسے سمجھاؤں"۔۔۔۔ اب کہ آواز میں پستی کے ساتھ ساتھ شکستگی کا عنصر بھی شامل تھا۔ ان سات ماہ میں اگر ایک خوشی اس تک پہنچی ہی تھی تو وہ خوشی لانے والی ہی اس کی جھولی خالی کر دینے پر بضد تھی۔

"ہونہہ!۔۔۔ میں تمہاری بیوی ہوں!۔۔۔ مگر رہوں گی نہیں، تم مجھے طلاق دو گے اور پھر ہمارے راستے الگ!"۔۔۔۔ ہانیہ نے جتنے پر سکون انداز میں کہا تھا رحمن کو اتنا ہی شدید حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔ آنکھوں کے اطراف میں منظر دھندلانے لگا اور دور کسی کی پکارتی آواز پر ارتکاز ٹوٹا۔

"بابا!۔۔۔ میں کب سے آپ کو بلا رہی ہوں!۔۔۔ آپ بات نہیں سن رہے ہیں میری"۔۔۔۔ ایک گھنگریالے بالوں والی، سرخ و سفید رنگت والی بچی اپنی سبز آنکھیں پٹپٹا کر بولی۔

"اوہ معاف کرنا میرا بچہ میرا دھیان نہیں گیا"۔۔۔۔ رحمان اپنی بے خیالی پر نالاں تھا۔

جبکہ وہ بچی اپنے ننھے ہاتھوں کو اس کے چہرے تک لے گئی اور اس پر موجود نمی کو اپنے ننھے ہاتھوں سے صاف کیا۔ جبکہ رحمان بھی اب صحیح معنوں میں چونکا تھا۔

"بابا!۔۔۔ آپ رو رہے تھے؟۔۔۔ کیا ہوا کہیں پر درد ہو رہا ہے کیا"۔۔۔۔۔ عائشہ اب کی بار اپنے معصوم چہرے پر فکر مندی کے تاثرات لئے بولی۔

"نہیں بابا کی جان!۔۔۔۔۔ وہ بس شاید آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا"۔۔۔۔۔ رحمان شرمندہ ہوتا ہوا بولا۔

"بابا جب میں روتی ہوں تو آپ مجھے چپ کرواتے ہیں!۔۔۔۔۔ چاکلیٹس لا کر دیتے ہیں اور کھلونے بھی!۔۔۔۔۔ پر آپ تو بڑے ہیں آپ کس چیز سے چپ کریں"۔۔۔۔۔ عائشہ اپنے ننھے دماغ پر زور ڈالتی ہوئی بولی۔

"میں نہیں رو رہا ہوں!۔۔۔۔۔ پگلی۔۔۔۔۔ یہ شاید آنکھ میں کچھ چلا گیا ہے"۔۔۔۔۔ رحمان اس کی بات پر مسکرا دیا اور اس کو گود میں بٹھاتے ہوئے بولا۔

"اچھا لیکن پھر بھی آپ وعدہ کریں روئیں گے نہیں!"۔۔۔۔۔ ننھا دماغ ایک ہی بات پر اٹکا تھا۔

اور آج رحمان نے دیکھ لیا تھا کہ ہمیشہ بڑے ہی نہیں چھوٹوں کو رونے پر خاموش کرواتے بلکہ چھوٹے بھی یہ کام بخوبی انجام دے سکتے ہیں۔

"ہانیہ میں نے تمہیں کتنا سمجھایا تھا کہ چھوڑ دو اس سب کے پیچھے بھاگنا!۔۔۔۔۔ یہ ایک سراب ہے جو خوش نما دکھ رہا ہے"۔۔۔۔۔ نازنین تاسف سے بولی۔

ہانیہ جو سر جھکائے پتے کو جوتے کی نوک سے مسل رہی تھی رک کر اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔

"تمہیں لگتا ہے یہ سب میں نے اپنی خوشی سے کیا ہے!۔۔۔۔۔ تو ٹھیک لگتا ہے اور مجھے نہیں لگتا کہ کچھ غلط کیا ہے میں نے"۔۔۔۔۔ ہانیہ کی بے تاثر آواز ابھری جس پر نازنین محض سر جھٹک کر رہ گئی۔

"اور سراب ہے نا یہ سب!۔۔۔ دیکھو آج میں دنیا کی بڑی ایکٹرسز میں شمار ہوتی ہوں۔۔۔ میری ایک ڈیمانڈ ہے۔۔۔ ایک مانگ ہے"۔۔۔ تفاخر سے گردن کڑا کر ہانیہ بولی۔

"سراب خوبصورت ہوتا ہے نا!۔۔۔ دیکھو میری تمام تر زندگی کتنی خوبصورت ہے"۔۔۔ ہانیہ کی آواز میں اک سرور پنہاں تھا۔

"سراب صرف دور سے دیکھنے پر ہی خوبصورت دکھائی دیتا ہے!۔۔۔ قریب جانے پر ہاتھوں سے پھسلنے والی ریت کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا ہے"۔۔۔ نازنین بے اختیار بول اٹھی۔

"او پلیز نازو!۔۔۔ اب تم پھر سے لیکچر دینا مت شروع کر دینا!۔۔۔ مانا لٹریچر کی استاد ہو مگر اردو لٹریچر کی ہو!۔۔۔ ہا ہا ہا تم بیک ورڈ ہی رہو گی"۔۔۔ ہانیہ بے زار لہجے میں بولی۔

"بے فکر رہو!۔۔۔ میں تمہیں یہاں پر کسی بھی قسم کا کوئی بھی درس نہیں دینے آئی!۔۔۔ جن کے دلوں پر منجانب الی اللہ مہر لگ جائے اور عقل پر پردہ پڑ جائے ان کی سرزنش کسی کام کی نہیں ہوتی ہے!"۔۔۔ نازنین متاسف لہجے میں بولی جس پر ایک لمحے کو ہانیہ چونکی۔ مگر اگلے ہی لمحے پھنکارنے والے لہجے میں بولی۔

"اب یہ دین کا درس مت مجھے دینے آجانا!۔۔۔ دل میں دین ہونا کافی ہے!۔۔۔ اور جو کچھ دل میں ہوتا ہے وہی حقیقت ہوتا ہے"۔۔۔ ہانیہ آہنی جانب سے سو کی بات لائی تھی۔

"دل اور اعمال میں تضاد کی معافی نہیں ملتی ہے!۔۔۔ تم جو ہو وہ تم دکھتی نہیں ہو!۔۔۔ جو کرتی ہو وہ تم ہو نہیں"۔۔۔۔۔ نازنین ذومعنیت سے بولی۔ جس پر ہانیہ نے بے زار سانس خارج کی۔ پرندوں کی چچھٹیں اپنے عروج پر تھیں۔ درخت کا اک پتا شاخ سے الگ ہوتا زمین پر آگرا تھا۔

"جتنی مدت اس پتے کی شاخ پر ہے نا!۔۔۔ اس سے بھی کم مدت تمہارے اس سراب کی ہے۔۔۔ باقی تمہاری زندگی ہے جو جی میں آئے وہ کرو"۔۔۔۔۔ نازنین اتنا کہہ کر رکی نہیں اور اپنا ڈھیلا ہوتا اسکارف ٹائٹ کیا اور اٹھ گئی۔

"ایک بات پوچھوں تم سے؟"۔۔۔۔۔ ہانیہ کے بولنے پر نازنین چونک کر رک گئی۔

"ہاں پوچھو"۔۔۔۔۔ مڑے بغیر جواب دیا۔

"جب سب گھر والوں نے مجھ سے قطع تعلق کر لیا ہے تو تم مجھ پر وقت کیوں لگا رہی ہو"۔۔۔۔۔ ہانیہ پرسوج انداز میں بولی۔

"کیونکہ تم بہن ہو میری!۔۔۔ دوست ہو!۔۔۔ اور آدمی اپنے دوست کے ساتھ ہی قیامت والے دن اٹھایا جائے گا!۔۔۔ اور میں چاہتی ہوں کہ ہم دونوں جب ایک ساتھ اٹھیں تو ہم اللہ کے رنگوں سے جگمگاتے اٹھیں نا کہ ابلیس کے سیاہ رنگ میں رنگے اٹھیں"۔۔۔۔۔ نازنین اتنا کہہ کر رکی نہیں تھی بلکہ آگے بڑھ گئی تھی اور ہانیہ تذبذب کا شکار ہو چکی تھی۔

بار میں تیز بجتا میوزک نشے میں دھت ایک دوسرے کی بانہوں میں بانہیں ڈالے نوجوان لڑکے لڑکیاں بدمست ہاتھی کا منظر پیش کر رہے تھے۔ ان میں سے ہی وہ سرخ انگارہ لئے ہر چہرے کو چبھتی نگاہوں سے تک رہا تھا۔

"کیا ہوا اسامہ ڈیر!۔۔۔ آج ادھر اکیلے کیوں گھور رہے ہو سب کو تم؟۔۔۔ کیا آج لیزہ نہیں آئی ہے بار میں"۔۔۔۔۔ عاشر جو کہ اسامہ کا دوست تھا اس کو یوں دیکھ کر قریب آتا ہوا بولا۔

"آج مجھے لیزہ کی طلب نہیں رہی!۔۔۔ آج اسامہ علی خان کو اس کا وجود بے معنی و بے وقت سالگ رہا ہے"۔۔۔۔۔ ذو معنی انداز میں وہ بولا تو ایک پل کو عاشر نے اس کو دیکھا جو کل تک لیزہ کے قریب کسی کو بھی بھٹکنے نہیں دیتا تھا آج لیزہ کو یوں کسی اور کی بانہوں میں جھولتا دیکھ کر پر سکون انداز میں کھڑا تھا۔ کل تک جو کہتا تھا 'اُسے آوے فرام مائی گرل'۔۔۔۔۔ آج پر سکون سا کھڑا اس کو دیکھ رہا تھا۔

"تمہارا لگتا ہے دماغ چل گیا ہے!۔۔۔۔۔ اسامہ لیزہ کی اک مانگ ہے ہر جگہ اور تم اس کو یوں ہلکے ہاتھوں ہی چھوڑ رہے ہو"۔۔۔۔۔ عاشر اس کے انداز پر ابھی تک حیران تھا جیسی ایسے بولا۔

"مجھے لگتا ہے کہ مجھے محبت ہو گئی ہے عاشر"۔۔۔۔۔ اور یہاں پر آکر عاشر کا دماغ بھک سے اڑا۔

"کیا مطلب!۔۔۔۔۔ اسامہ علی خان جو محبت کو بکواس سمجھتا تھا وہ یہ کہہ رہا ہے کہ وہ محبت کر بیٹھا ہے۔۔۔۔۔" عاشر حیرانی سے بولا جبکہ اسامہ کی نگاہوں کے سامنے نازنین کا چہرہ سیاہ حجاب میں لپٹا ہوا لہرایا۔ اس کی معصومیت اور چہرے کی چمک کی وہ تاب نالایا تھا اور یہی چیز اس کے لئے فیسینینگ تھی۔

"ہاں اک دل ربا کا چہرہ ہے جس سے محبت کر بیٹھا ہوں میں!۔۔۔۔۔ جس کو پانے کے لئے ہر حد پار کر سکتا ہوں میں"۔۔۔۔۔ سرد اور ٹھنڈی سرگوشی نما آواز میں وہ بولا جس پر عاشر نے اس کو تعجب میں گھر کر دیکھا۔ کیا تھا وہ اور کیا کرنا چاہتا تھا۔

"ایک بات بتا مجھے؟۔۔۔۔۔ یہ نازنین ہے کون؟۔۔۔۔۔ جس کے لئے تو اتنا دیوانہ ہو رہا ہے"۔۔۔۔۔ عاشر کے سوال پر اسامہ کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ طاری ہو گئی۔

"میرے بھائی کی منکوحہ!۔۔۔۔۔ آج سے دو سال پہلے کی!۔۔۔۔۔ مجھے علم ہوتا تو اس کو کسی اور کا ہونے ہی نا دیتا!"۔۔۔۔۔ اسامہ رازدارانہ آواز میں بولا جس پر عاشر پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔

"تم کرنا کیا چاہتے ہو سیدھی طرح بتانا پسند کرو گے!۔۔۔۔۔ وہ تمہارے بھائی کی منکوحہ ہے اور تم ہو کہ اس سے عشق کئے بیٹھے ہو"۔۔۔۔۔ عاشر متذبذب سا بولا۔

"یہی بات تو!۔۔۔۔۔ قسمت نے اس کو میرے سامنے کیا ہے تو اب اپنا بھی بنا کر رہوں گا!۔۔۔۔۔ ہر جائز و ناجائز طریقہ اپناؤں گا اس کو خود تک لانے کے لئے"۔۔۔۔۔ اسامہ سرد لہجے میں بولا جس پر عاشر کو اپنا دماغ ماؤف ہوتا محسوس ہوا!۔۔۔۔۔ آخر کیا کرنے والا تھا یہ اسامہ۔ کیا انجام ہو گا اس سب

کا۔

جاری ہے۔۔۔

(اگلی قسط انشاء اللہ جلد ہی۔۔۔ پتا کرنے کے لیے ہماری سائیٹ وزٹ کریں یا ہمارے انسٹا آکاونٹ پر کانٹیکٹ کریں۔۔۔)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔

السَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَحِبَّابُ۔۔۔۔۔

ناولز کی دنیا کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔۔

ناولز کی دنیا "ویب سائیٹ / گروپ / پیج" دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپکی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- [Novels ki duniya](https://www.facebook.com/Novels-ki-duniya)

(user name [@zoyatalib77](https://www.facebook.com/zoyatalib77))

NOVELS KI DUNIYA Group | Page | Web | Channel

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے

["novels ki duniya "](#)

اور

["website"](#)

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں --

شکریہ -----

ZT

Novels Ki Duniya